تبصرے

کلیات اجدی حصہ چہارم مرتبہ مولوی محمد حسین محوی و مولوی محمد یوسف کوکن ایم اے تقطیع کلاں ضخامت تین سو پچاس صفحات کاغذ عمدہ اور ٹائپ جلی: شائع کردہ مدراس یونیورسٹی مدراس قیمت بارہ روپے۔

افضل الدین ابراہیم خاقانی لعنت گوئی میں حسان العجم کے خطاب سے معروف ہے، فارسی کا مشہور قصیدہ گو شاعر تھا۔ ۵۹۵ھ میں وفات پائی اس کا کلام دقت و ندرتِ الفاظ اور جدتِ تراکیب و تشبیہات کے لئے مشہور ہے۔ جب تک کوئی شخص علوم متداولہ کی اصطلاحات سے واقف نہ ہو خاقانی کے قصائد کو پورے طور پر سمجھ نہیں سکتا۔ خاقان شروانی کے دربار سے منقطع ہونے کے بعد وہ اِدھر اُدھر پریشان پھرتا رہا۔ اور آخر اس نے مکہ و مدینہ کا سفر کیا۔ حج و زیارتِ حرمین شریفین سے بہرہ یاب ہوا اور اس سفرِ مقدس کی یادگار میں تحفۃ العراقین کے نام سے ایک مثنوی لکھی یہ اس کے خصوصیات کلام کی بہمہ وجوہ آئینہ دار ہے اس مثنوی کی شرح میر اسماعیل خان ابجدی المتوفی ۱۲۰۳ھ نے جو کرناٹک کے نواب والاجاہ محمد علی خان بہادر کے خاص درباری شاعر تھے لکھی تھی۔ مولوی محمد حسین محوی نے اس کو ۱۹۳۸ء میں اڈٹ کیا تھا۔ اب جناب محمد یوسف صاحب کوکن ایم۔ اے۔ کی نظر ثانی اور چند اضافوں اور ایک عالمانہ مقدمہ کے بعد مدراس یونیورسٹی نے اس کتاب کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے مثنوی تحفۃ العراقین عام طور پر یونیورسٹیوں کے فارسی کے نصاب میں شامل ہے اس لئے اس مضمون کے طلبہ اور اساتذہ دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آخر میں چودہ صفحات کی ایک اور مثنوی جو خود ابجدی کے قلم سے اردو میں حقیقت نامہ کے نام سے ہے وہ بھی شامل ہے۔ مدراس یونیورسٹی کی دادور